391

عباسؑ کہاں ہو

زینبؑ نے کہا رو کر عباسؑ کہاں ہو
اے بھائی میرے لو جلد خبر عباسؑ کہاں ہو

لاشہ ہے جواں شہزادے کا اور شہؑ پہ ضعیفی کا عالم
حسرت سے تڑپ کر دیکھتے ہیں دریا کی طرف ہر ایک قدم
کہتے ہیں یہ رو رو کر عباسؑ کہاں ہو

رکھا ہے جھلستی ریتی پر چھ ماہ کے بیٹے کا لاشہ
فرزندِ نبیؐ کی غربت پر روتی ہے زمینِ کربلا
تنہا ہے رن میں سرورِ عباسؑ کہاں ہو

اب فوجِ ستم نے گھیر لیا احمد کے نواسے کو ہائے
پیاسا ہی کہیں یہ مار نہ دیں سہ روز کے پیاسے کو ہائے
ہے شمر کے ہاتھ میں خنجر عباسؑ کہاں ہو

حالت پہ ہماری روتا ہوا عاشور کا سورج ڈوب گیا
غربت کے اندھیرے پھیل گئے ، خاموش ہوا ہر ایک دیا
شبیرؑ ہیں اور نہ اکبرؑ عباسؑ کہاں ہو

ظالم کی جفائیں سہہ سہہ کے بے حال سکینہؑ ہوتی ہے
لگتے ہیں طمانچے بچی کے معصوم سکینہؑ روتی ہے
اب کوئی نہیں ہے یاور عباسؑ کہاں ہو

سہمے ہوئے پیاسے بچوں کو حسرت سے رُلاتے ہیں ظالم
اسباب ہمارا لوٹ لیا ، خیموں کو جلاتے ہیں ظالم
چھنتی ہے مری چادر عباسؑ کہاں ہو

کہیں راکھ پڑی ہے خیموں کی ، کہیں لاشے پڑے ہیں خون میں تر
سیدانیاں رن میں روتی ہیں اولادِ نبیؐ ہے خاک بسر
فریاد کناں ہے خواہر عباسؑ کہاں ہو

عباسِ دلاور کا لاشہ ساحل پہ پچھاڑیں کھانے لگا
اُس غیرت دار کی غیرت پر دریا کا جگر تھرّانے لگا
تب آئی صدا یہ گوہرؔ عباسؑ کہاں ہو